

5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

توقع کے مطابق مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اہم مالیاتی اظہاریوں میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بہتری آئی ہے جس سے پہلی ششماہی کا مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر سالانہ تخمین شدہ جی ڈی پی کے 2.7 فیصد پر آ گیا ہے (دیکھئے جدول 5.1)۔ یہ سطح سال کے لیے بجٹ خسارے سے متعلق اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی سے ہم آہنگ ہے۔

جدول 5.1: مالیاتی خسارے میں اضافہ				
ارب روپے				
اکتوبر تا دسمبر		جولائی تا ستمبر		
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	
482.7	449.5	427.3	385.0	مجموعی حاصل
360.4	328.2	298.8	278.7	ٹیکس حاصل
122.3	121.3	128.5	106.3	غیر ٹیکس
662.2	561.1	650.9	522.8	مجموعی اخراجات جس میں
537.6	463.1	521.0	456.1	جاری
123.7	75.2	115.7	57.6	ترقیاتی و خالص قرض گاری
179.6	111.6	223.7	137.9	بجٹ خسارہ

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حاصل کی نمونہ میں بہتری کی بڑی وجہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں اضافہ ہے۔ اس کی امید کی جا رہی تھی کیونکہ آگم ٹیکس ریٹرز جمع کرانے کی حتمی تاریخ میں توسیع کے باعث پہلی سہ ماہی کی وصولیاں دوسری سہ ماہی میں حاصل ہوئیں۔ مزید برآں، ٹیکس وصولی کو بڑھانے میں معیشت کی بحالی اور درآمدات کی روپے میں قدر بڑھنے سے بھی مدد ملی ہے۔

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت مجموعی اخراجات کو کم کرنے میں کامیاب رہی۔ تاہم

جاری اخراجات میں توانائی کے شعبے میں گردش قرضوں کے مسئلے سے نمٹنے اور سیکورٹی پر آنے والے اخراجات غیر لچکدار نوعیت کے ہیں۔ اس لیے 'احباب پاکستان' کی جانب سے وعدہ کی گئی رقم کے نہ ملنے اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں حکومت کے پاس ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

متوقع بیرونی وصولیوں میں اس کمزوری کی عکاسی بجٹ خسارے کی مالکاری کے اجزائے ترکیبی سے بھی ہوتی ہے جس کا چھکاؤ ملکی مالی وسائل کی جانب ہے۔ اگر آئندہ مہینوں میں اتحادی سپورٹ فنڈ اور احباب پاکستان کی موعودہ رقم حاصل نہیں ہوئیں تو مالیاتی دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

مالیاتی محاذ پر ایک اور اہم تشویش حکومت کی جانب سے پبلک سیکٹور انٹرنل پرائز کو جاری کیے جانے والے ہنگامی واجبات کی بلند ہوتی ہوئی سطح ہے۔ کئی پی ایس ایز کو جاری کی جانے والی ضمانتوں کے علاوہ اب حکومت نے ٹی سی پی اور پاسکو کو اجناس کی مالکاری کے قرضوں پر ضمانتیں دینا شروع کر دی ہیں۔ ایسی سرگرمیاں نہ صرف سرکاری قرضوں کے حجم پر منفی اثرات ڈالتی ہیں اور مستقبل کی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات کے لیے خطرہ

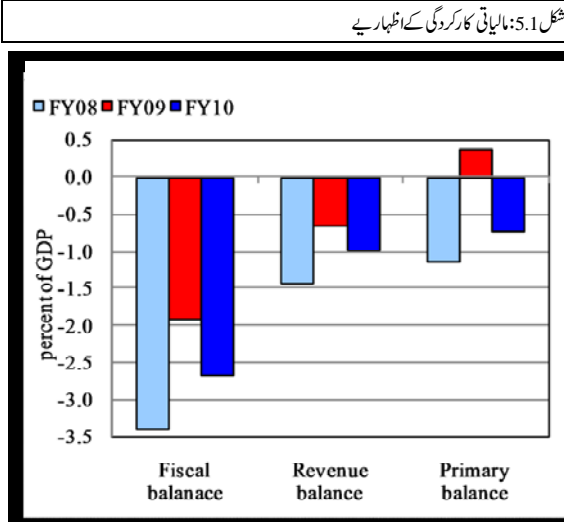
ہیں بلکہ اس سے نجی سرمایہ کاری بھی سکڑ سکتی ہے۔

5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار کے

اگرچہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں مالیاتی کارکردگی زیادہ بہتر رہی تاہم مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کی مجموعی پوزیشن گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خراب رہی ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں بھاری مالیاتی خسارے کا اہم سبب مجموعی اخراجات میں ہونے والا اضافہ ہے جس کی اہم وجوہات میں بجلی کے شعبے میں دیا جانے والا زراعت اور سیکورٹی سے متعلق اخراجات شامل ہیں۔

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران محصولاتی توازن¹ کا خسارہ بلحاظ سالانہ تخمین شدہ جی ڈی پی فیصد بڑھ کر 1 فیصد ہو گیا ہے جو گزشتہ برس کی پہلی ششماہی میں 0.6 فیصد تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اپنے موجودہ وسائل سے سرمایہ جاتی اخراجات کی مالکاری کرنے کی صلاحیت

شکل 5.1: مالیاتی کارکردگی کے اظہار کے



نہیں رکھتی اور یہ ترقیاتی اخراجات میں حالیہ کٹوتیوں سے بھی نمایاں ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران محاصل کے خسارے کی بلند سطح مالیاتی ذمہ داری و تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی بھی خلاف ورزی ہے جس کے تحت مالی سال 08ء کے بعد اس کے لیے فاضل کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی توازن² بلحاظ جی ڈی پی فیصد 0.7 فیصد خسارے میں بدل گیا جو مالی سال 09ء کے دوران 0.4 فیصد فاضل تھا۔ اس سے حکومت کے مجموعی مالی وسائل کے مقابلے میں غیر سودی اخراجات کی مضبوطی ظاہر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں قرضوں کے مجموعی حجم میں مزید خاصا اضافہ ہو سکتا ہے۔

¹ محصولاتی توازن سے حکومت کی بچت کرنے کی صلاحیت کو جانچا جاتا ہے۔ یہ مجموعی محاصل اور جاری اخراجات کے مابین فرق ہے۔

² بنیادی توازن سے مالیاتی خسارے کی پائیداری کو جانچنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ سودی ادائیگیوں (جو ماسی کی پالیسیوں کا نتیجہ ہیں) کے اثرات کو منہا کرتے ہوئے جاری صوابدیدی ہیرا نیہ موقف کو اجاگر کرتا ہے۔

5.3 حاصل

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر 909.9 ارب روپے کے حاصل جمع ہوئے اور ان میں 9 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں 33.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.2)۔ مجموعی حاصل میں ہونے والی سست روی کا سبب ٹیکس وغیر ٹیکس وصولیوں دونوں کی پست نمو ہے۔ مجموعی حاصل کے اجزائے ترکیبی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکس حاصل کا حصہ 6.3 فیصدی درجے رہا جبکہ باقی حصہ غیر ٹیکس حاصل کی وصولی کا ہے۔

زیر جائزہ مدت کے دوران ٹیکس حاصل میں ہونے والی سست روی کا اہم سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولیوں میں

جدول 5.2: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ							
ارب روپے							
سال بسال تبدیلی (فیصد)	جولائی تا دسمبر						
	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء		
	9.0	33.4	909.9	834.5	625.6	614.8	مجموعی حاصل
	8.6	32.5	659.2	606.8	458.0	451.5	ٹیکس حاصل ³
	10.1	35.9	250.7	227.6	167.5	163.3	غیر ٹیکس حاصل
	21.1	10.4	1313.2	1083.9	981.9	783.8	مجموعی اخراجات
	15.2	18.6	1058.6	919.2	775.1	581.4	جاری
	80.3	-41.2	239.4	132.8	225.8	147.9	ترقیاتی و خالص قرض گاری
	-52.7	-268.9	15.1	31.9	-18.9	54.4	غیر شناخت شدہ اخراجات
	61.9	-30.0	-403.3	-249.5	-356.3	-169.0	مالیاتی توازن
							بلحاظ جی ڈی پی فیصد ⁴
			6.1	6.4	6.0	7.1	مجموعی حاصل
			4.4	4.6	4.4	5.2	ٹیکس حاصل
			1.7	1.7	1.6	1.9	غیر ٹیکس حاصل
			8.7	8.3	9.4	9.0	مجموعی اخراجات
			7.0	7.0	7.4	6.7	جاری
			1.6	1.0	2.2	1.7	ترقیاتی و خالص قرض گاری
			0.1	0.2	-0.2	0.6	غیر شناخت شدہ اخراجات
			-2.7	-1.9	-3.4	-1.9	مالیاتی توازن
			-0.7	0.4	-1.4	-0.2	بنیادی توازن
			-1.0	-0.6	-1.1	0.4	محصولاتی توازن
							ماخذ: وزارت خزانہ

³ اعداد و شمار میں یکسانیت لانے کی خاطر مالی سال 07ء تا 09ء کے لیے پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارجز کو ٹیکس حاصل میں شامل اور غیر ٹیکس حاصل سے منہا کیا گیا ہے۔

⁴ مالی سال 07ء تا 09ء کے لیے نظر ثانی شدہ نامی جی ڈی پی استعمال کیا گیا ہے۔

پست نمونہ ہے۔ خصوصاً مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو کم ہو کر 8.6 فیصد ہو گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 32.5 فیصد تھی (دیکھئے جدول 5.3)۔ مقررہ ہدف کے تناسب کے لحاظ سے ٹیکس محاصل 43.5 فیصد تک پہنچ سکے جبکہ یہ گذشتہ برس 51.0 فیصد تھے۔

جدول 5.3: ٹیکس وغیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی								
ارب روپے								
فرق (جولائی تا دسمبر)		جولائی تا دسمبر		اکتوبر تا دسمبر		جولائی تا ستمبر		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
52.4	148.8	659.2	606.8	360.4	328.2	298.8	278.7	ٹیکس محاصل
0.6	46.4	211.4	210.8	127.3	121.1	84.1	89.7	بلا واسطہ ٹیکس
0.3	0.5	2.8	2.5	1.2	0.7	1.7	1.8	جانسداد پر ٹیکس
28.6	65.4	301.2	272.6	155.1	136.0	146.1	136.6	اشیا و خدمات پر ٹیکس
-2.2	11.9	71.2	73.4	38.2	35.3	33.1	38.2	عالمی تجارت پر ٹیکس
23.0	21.5	51.9	28.8	27.8	27.0	24.1	1.8	پیٹرولیم لیوی
2.0	3.0	20.7	18.7	10.8	8.1	9.9	10.5	دیگر ٹیکس
23.1	60.1	250.7	227.6	122.3	121.3	128.5	106.3	غیر ٹیکس محاصل
0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	پی ٹی اے / پوسٹ آفس کا منافع
1.0	-11.2	4.6	3.7	4.5	2.0	0.1	1.6	سود (پی ایس ای و دیگر)
-7.8	2.0	26.5	34.4	7.6	24.9	18.9	9.5	منافع ممتصر
63.1	24.6	135.0	71.9	65.0	43.9	70.0	28.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
-27.0	27.9	3.2	30.2	1.3	1.0	1.9	29.2	دفاع
1.5	-3.6	10.0	8.5	4.3	2.2	5.7	6.4	گیس پر ترقیاتی سرچارجز
-3.5	6.0	2.5	6.0	2.5	1.9	0.0	4.1	خام تیل پر دی جانے والی رعایت
-3.2	4.3	22.6	25.8	13.4	15.4	9.2	10.4	تیل و گیس پر آٹھٹی
-1.0	10.0	46.1	47.2	23.6	30.1	22.6	17.1	دیگر
75.5	208.9	909.9	834.5	482.7	449.5	427.3	385.0	مجموعی محاصل

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں غیر معمولی کمی اور عالمی تجارت کی ٹیکس وصولیوں کی پست سطح کا نتیجہ ایف بی آر کے ٹیکسوں کی کمی کی صورت میں برآمد ہوا۔ بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں نمایاں کمی کا اہم سبب پیشگی ٹیکس ادائیگیوں میں کمی ہے جو کمزور معاشی حالات کے باعث کارپوریٹ آمدنی میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ انکم ٹیکس وصولیوں میں اضافے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سہ ماہی پیشگی ٹیکس کی ادائیگی کی حتمی تاریخ میں 15 دن کی توسیع کی ہے۔ یہ نرمی مالی سال 10ء کی تیسری سہ ماہی تک برقرار رہے گی۔ اس کے علاوہ ٹیکس دہندگان کی ایک بڑی تعداد 31 دسمبر 2009ء تک انکم ٹیکس حسابات جمع کرانے میں ناکام رہی جس کے نتیجے میں ایف بی آر نے انکم ٹیکس ریٹرنز جمع کرانے کی حتمی تاریخ میں 25 جنوری 2010ء تک کی توسیع کر دی تھی۔ اس پس منظر میں ایف بی آر کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات سے توقع ہے کہ مالی سال 10ء کی دوسری ششماہی میں بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں اضافہ ہوگا۔ لیکن باقی مہینوں کے دوران مجموعی کمی کو پورا کرنا کافی مشکل

ثابت ہو سکتا ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات، مشینری و میکانی آلات، برقی مشینری اور دیگر درآمدات کی روپے میں قدر میں بڑی کمی کا نتیجہ گذشتہ برس کے مقابلے میں عالمی تجارت پر ٹیکس وصولیوں میں کمی کی صورت میں برآمد ہوا۔

اگرچہ ایشیا و خدمات کی ٹیکس وصولیوں میں پست نمو ہوئی ہے تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران اس زمرے نے ایف بی آر کی دیگر ٹیکس مدوں کی نسبت قدرے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 28.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے 31.6 فیصد سال بسال کے مقابلے میں 10.5 فیصد زیادہ ہے۔ اس اچھی نمو کی وجوہات یہ ہیں: (الف) برقی توانائی، چینی، خدمات، مشروبات اور کاروں سے اندرونی سیلز ٹیکس وصولیوں میں اضافہ (ب) سنگریٹوں، اشتہارات، بیکاری، بیمہ خدمات اور مالی سال 10ء کے بجٹ کے دوران اسٹاک بروکرز کی خدمات وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) کی شرح میں اضافہ اور (ج) ایک فیصد خصوصی ایکسائز ڈیوٹی سے سیلز ٹیکس وصولی کا بڑھنا۔ پیٹرولیم لیوی میں نمایاں اضافے سے بھی مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں محاصل کو بڑھانے میں مدد ملی اور یہ بڑھ کر 51.9 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ برس کی پہلی ششماہی میں 28.8 ارب روپے وصول پائے تھے۔ اس کی اہم وجہ ہائی اسپیڈ ڈیزل، فرنس آئل اور پیٹرول کے استعمال میں اضافہ ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ رواں مالی سال کے آغاز سے پیٹرولیم لیوی کو معین ٹیکس کے طور پر نافذ کیا گیا تھا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارجز کی جگہ پیٹرولیم لیوی نے لے لی ہے اور اب اسے ٹیکس محاصل کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر انکم ٹیکس محاصل میں پیٹرولیم لیوی کو شامل نہ کیا جاتا تو مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس محاصل میں خالص اضافہ 52.4 ارب روپے (8.6 فیصد سال بسال نمو) کے بجائے 29.3 ارب روپے (5.1 فیصد سال بسال نمو) ہوتا۔

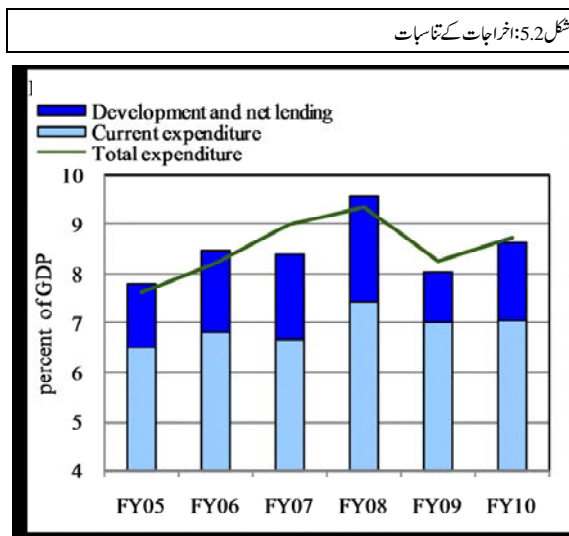
مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل کی نمو میں سست روی دیکھنے میں آئی ہے اور یہ 10.1 فیصد رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 35.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ غیر ٹیکس محاصل میں کمی کا ایک اہم سبب منافع منقسمہ اور دفاع کی وصولیوں کی پست سطح ہے۔ منافع منقسمہ میں کمی کی وجہ سرکاری شعبے کے مالی و غیر مالی اداروں کی پست آمدنی اور ان اداروں سے منافع منقسمہ ملنے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ دفاع کے زمرے کے غیر ٹیکس محاصل میں کمی کا اہم سبب پاکستان کی جانب سے اتحادی افواج کو فراہم کی جانے والے نقل و حمل میں اعانت کی مد میں امریکہ کی جانب سے رقوم کی عدم فراہمی ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع میں اضافے سے غیر ٹیکس محاصل کی مثبت نمو کے حصول میں کافی مدد ملی ہے۔ اگر اسٹیٹ بینک نے حکومت کو اتنی رقم منتقل کی ہوتی جتنی اس نے گذشتہ سال کی تھی تو غیر ٹیکس محاصل میں 10.1 فیصد سال بسال نمو کے بجائے 17.6 فیصد کمی ہو سکتی تھی۔

5.4 اخراجات

مالی سال 10ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے دوران سیکورٹی پر توقع سے زیادہ اخراجات اور بجلی کے شعبے پر زراعات میں اضافے⁵ کی وجہ سے

⁵ ان ادا کیوں میں بجلی کے شعبے میں گذشتہ برسوں کے دوران جمع ہونے والے قہوتوں کے تفرق کے دعووں کی بڑی ادائیگی شامل ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت نے مالی سال 10ء کے لیے مختص رقم کے مقابلے میں زراعات کی تنظیم کو بڑھا دیا ہے۔

حکومتی اخراجات کی نمو میں خاصی تیزی دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً سرکاری شعبے کے مجموعی اخراجات بڑھ کر 1313.2 ارب روپے ہو گئے اس طرح اس میں 21.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ مالیاتی سال میں 10.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں ہونے والے اضافے میں بڑا حصہ ترقیاتی اخراجات کا ہے۔ مجموعی اخراجات میں مضبوط نمو کے نتیجے میں مجموعی اخراجات اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے کا رجحان بحال ہو گیا ہے جس میں مالی سال 09ء کے دوران عارضی کمی دیکھنے میں آئی تھی (دیکھئے شکل 5.2)۔



مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری اخراجات 15.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1058.6 ارب روپے ہو گئے جبکہ گذشتہ برس ان میں 18.6 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.4)۔ اس سست روی کا اہم سبب سودی ادائیگیوں اور معاشی امور و خدمات کے اخراجات میں کمی ہے۔ تاہم، گرانٹس، زراعت اور دفاعی اخراجات کے باعث بلند جاری اخراجات نے بڑی حد تک اس کمی کی تلافی کر دی تھی۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران تینوں زمروں کے اخراجات کا مجموعی جاری اخراجات میں حصہ 34.7 فیصد بنتا ہے۔

حکومت کے جاری اخراجات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران دفاعی اخراجات 12.3 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 166 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اس اضافے کا اہم سبب پاکستان کے شمالی علاقوں میں جاری فوجی کارروائی ہے۔ اسی طرح، دیگر عوامی خدمات کی مد میں اخراجات بڑھ کر 85.6 ارب روپے ہو گئے جو 35.2 فیصد زیادہ ہے جبکہ گذشتہ برس ان میں 33 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس زمرے میں سب سے بھاری اخراجات کی وجہ حکومت کی جانب سے بجلی کے ٹیرف کی بڑھتی ہوئی لاگت کے اثرات زائل کرنے کے لیے فراہم کیا جانے والا زراعت ہے۔ مزید برآں، گرانٹس (علاوہ صوبائی) میں 232.0 فیصد کا متاثر کن اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جبکہ گذشتہ برس اس میں 11 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس اضافے کی وجہ ممکنہ طور پر (الف) امریکہ سے نقل و حمل میں اعانت کی گرانٹس کا نہ ملنا اور (ب) بے گھر افراد (آئی ڈی پیز) کو دی جانے والی گرانٹس ہو سکتی ہے۔

جاری اخراجات میں شامل دفاع، سودی ادائیگیوں اور سیکورٹی سے متعلق اخراجات کی غیر لچکدار نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت کو مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرنا پڑی۔ اگرچہ اس ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 69.6 فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن یہ اب بھی مالی سال 10ء کے لیے بجٹ میں مختص رقم سے کم معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کی

مالیاتی صورتحال

جدول 5.4: جاری اخراجات کے اجزائے ترکیبی					
ارب روپے					
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا دسمبر			
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
15.2	18.6	1058.6	919.2	775.1	جاری اخراجات
جس میں					
-1.9	26.1	294.2	299.7	237.7	سودی ادائیگیاں
-1.4	27.3	262.0	265.8	208.8	ملکی
-5.1	17.2	32.2	33.9	28.9	بیرونی
232.0	-11.0	133.7	40.3	45.2	گرانٹس (علاوہ سوپے)
35.2	33.0	85.6	63.3	47.6	دیگر عام سرکاری خدمات
12.3	12.1	166.0	147.8	131.8	دفاع
-70.7	46.2	21.8	74.5	50.9	اقتصادی امور
21.6	-13.8	2.8	2.3	2.7	صحت
78.0	-26.9	13.7	7.7	10.5	تعلیمی امور و خدمات
20.4	12.6	284.8	236.5	210.1	صوبائی
ماخذ: وزارت خزانہ					

جانب سے کیے جانے والے مجموعی ترقیاتی اخراجات سال کے لیے مقررہ مجموعی ترقیاتی اخراجات کے ہدف کا صرف 28 فیصد بنتے ہیں۔ مزید برآں، ترقیاتی اخراجات کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات کی کٹوتی میں بڑا حصہ وفاقی حکومت کے اخراجات کا ہے جبکہ صوبوں کے ترقیاتی اخراجات بڑی حد تک درست سمت میں ہیں۔ مزید برآں، دیگر ترقیاتی اخراجات میں مالی سال 10ء کے پہلے نصف حصے کے دوران کافی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس اضافے میں (الف) حکومت کی جانب سے غریبوں کی اعانت کے پروگراموں پر اخراجات اور (ب) بے گھر افراد کو ریلیف کی فراہمی و بحالی کے اقدامات پر آنے والے اخراجات شامل ہیں۔

5.5 مالکاری

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی مالکاری میں کمی کے باعث حکومت کو بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی مالی وسائل پر زیادہ انحصار کرنا پڑا۔ مالکاری کی مجموعی ضروریات میں سے تقریباً ایک چوتھائی کو بیرونی وسائل سے پورا کیا گیا جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں ان کا حصہ صرف 14.8 فیصد تھا (دیکھئے جدول 5.5)۔ اس ظاہری بہتری کے باوجود خالص بیرونی مالکاری مالی سال 10ء کے لیے مقررہ سالانہ ہدف کا صرف 35.3 فیصد بنتی ہے۔ اس کمی کا سبب ٹوکیو کانفرنس میں کیے گئے وعدوں کی رقوم کے ملنے میں تاخیر ہے۔ تاہم ٹوکیو میں کیے گئے وعدوں کی رقوم کے ایک حصے کو آئی ایم ایف سے ملنے والی برج فنانسنگ⁶ سے پورا کیا گیا۔ اس برج فنانسنگ سے مجموعی خام بیرونی رقوم کی آمد میں تقریباً 93.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ مزید برآں مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی واپسی کی مد میں 83.7 ارب

⁶ برج فنانسنگ مالکاری کی ماضی سہولت ہوتی ہے جسے سیلیٹ کی سطح کو برقرار رکھنے کے لیے اس وقت پہلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جب متوقع نقد رقوم کی آمد کا انتظار ہو۔

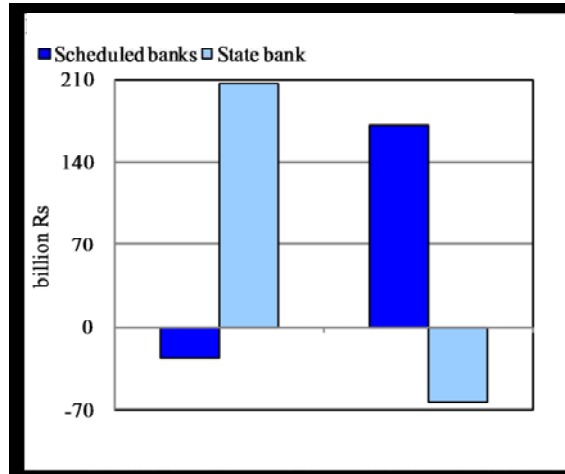
جدول 5.5: مالکاری کے ذرائع						
ارب روپے						
فیصد حصہ ¹		فیصد نمو		جولائی تا دسمبر		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء
100.0	100.0	61.7	-30.0	403.3	249.5	356.3
27.3	14.8	198.0	-45.6	110.3	37.0	68.0
72.7	85.2	37.9	-26.3	293.0	212.5	288.3
(36.6)	(85.2)	-40.8	-20.8	107.2	181.0	228.6
(63.4)	(14.2)	515.5	-48.0	185.8	30.2	58.0
(0.0)	(0.6)	-100.0	-21.8		1.3	1.7

ماخذ: وزارت خزانہ

¹ قوسین میں دیے گئے اعداد و شمار مالکاری کے اندرونی ذرائع کو ظاہر کرتے ہیں

روپے کی ادائیگی کے بعد خالص بیرونی مالکاری صرف 110.3 ارب روپے رہ گئی۔

شکل 5.3: بینکاری شعبے سے مالکاری (جولائی تا ستمبر)



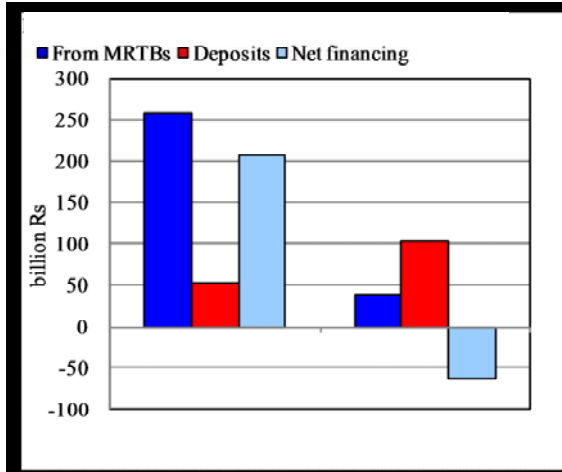
بینکاری شعبے سے مالکاری⁷ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے سے حاصل کی جانے والی میزانیہ مالکاری 40.8 فیصد کی کے ساتھ 107.2 ارب روپے رہ گئی (دیکھئے شکل 5.3)۔ خسارے کی مالکاری کا سب سے بڑا ذریعہ جدولی بینک رہے جنہوں نے 171 ارب روپے فراہم کیے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران 25.6 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس سے گرتی ہوئی شرح سود کے دور میں کمرشل بینکوں کی ٹریڈری بلز کی نیلامیوں میں دوبارہ دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔

دوسری جانب، حکومت نے آئی ایم ایف سے طے پانے والے اسٹینڈ بائی آرٹیکل کے تحت مقرر کردہ حد پر عملدرآمد کے لیے مرکزی بینک کو قرضوں کی واپسی کا سلسلہ جاری رکھا۔

⁷ بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری کو نقد بنیادوں پر حاصل کیا جاتا ہے اس لیے یہ زود قرضہ کے باب میں دیے گئے عملداری قرض گیری کے ان اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتی ہے جو زود قرضہ کے سیکشن میں مذکور ہیں۔ اس میں اعداد و شمار کی پیمائش واجب الوصول کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

اعداد و شمار کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی امانتوں (بشمول دیگر امانتیں) میں 103.6 ارب روپے کا خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس سے نئے ایم آر ٹی بیز کے ذریعے ہونے والی 39.8 ارب روپے کی قرض گیری کے بجائے 63.9 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی (دیکھئے شکل 5.4)۔

شکل 5.4: اسٹیٹ بینک سے مالکاری (جولائی تا دسمبر)

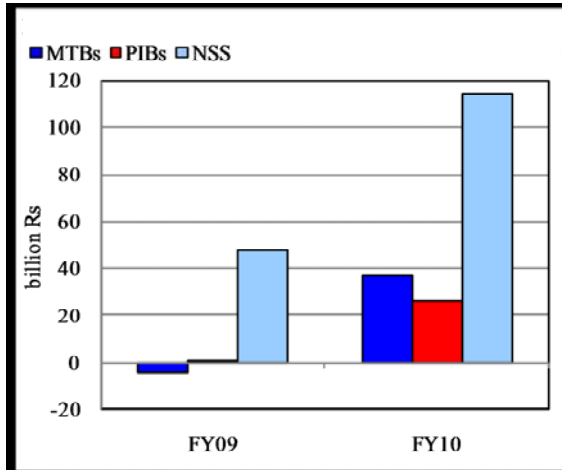


غیر بینک مالکاری

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر بینک شعبے سے حاصل ہونے والی میزانیہ مالکاری بڑھ کر 185.8 ارب روپے ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں صرف 30.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ غیر بینک شعبے کی مجموعی مالکاری میں سب سے بڑا حصہ قومی بچت اسکیموں کا ہے جس سے 98.8 ارب روپے حاصل ہوئے (دیکھئے شکل 5.5)۔ حکومتی وثیقہ جات کے ذریعے میزانیہ مالکاری میں غیر بینک ذرائع کی شرکت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کی اہم وجہ غیر بینک مالی اداروں کو سرمایہ کاری کے متبادل مواقع نہ ملنا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بیز سے حاصل ہونے والی مالکاری بڑھ کر 126 ارب ہو گئی جبکہ مجموعی غیر بینک مالکاری میں ٹی بلز نے 136.8 ارب روپے کا اضافہ کیا اور گذشتہ برس کی اسی مدت میں خالص واپسی کی گئی تھی۔

5.6 ایف بی آر ٹیکس وصولی

شکل 5.5: حکومتی وثیقہ جات میں غیر بینک سرمایہ کاری (پہلی ششماہی)



مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی بورڈ آف ریونیو کی ٹیکس وصولیوں میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس میں 27.3 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.6)۔ اس کی نمو محدود رہی جس کی وجہ درآمدات اور بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی ہے (دیکھئے شکل 5.6)۔

5.1 فیصد کی مجموعی نمو میں سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں کا حصہ 4.9 فیصدی درجے بنتا ہے جبکہ بقیہ حصہ براہ ٹیکس وصولیوں سے آیا۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کی قدرے بہتر

جدول 5.6: ایف بی آر ٹیکس وصولی (خالص) (جولائی تا دسمبر)							
ارب روپے							
سالانہ ہدف کا حاصل کردہ فیصد		سالانہ ہدف		مطلق فرق		ٹیکس وصولی (خالص)	
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء
37.4	42.2	565.6	498.9	1.1	45.7	211.4	210.3
49.4	45.7	751.1	751.1	27.3	73.0	370.8	343.5
48.6	46.2	499.4	469.9	25.7	47.9	242.9	217.2
37.1	47.8	152.8	112.0	3.1	14.0	56.7	53.6
43.9	43.0	162.2	169.2	-1.5	11.1	71.2	72.8
42.2	44.3	1,380.0	1,250.0	28.4	118.8	582.2	553.8

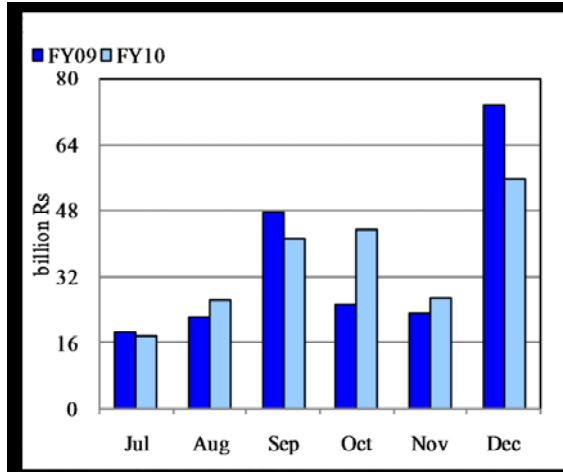
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

کارکردگی کا اہم سبب مقامی ذریعے⁸ سے وصولی میں قابل ذکر اضافہ ہے جس نے درآمدات کی روپے میں قدر میں ہونے والی کمی کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔ رواں مالی سال کے ابتدائی نصف حصے میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی کو سالانہ ہدف کے فیصد کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ خاصی مضبوط نظر آتی ہے۔

سال کے باقی چھ مہینوں کے دوران ہدف حاصل کرنے کے لیے ایف بی آر کو ہر ماہ اوسطاً 133 ارب روپے جمع کرنے ہوں گے۔

5.7 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

شکل 5.6: بلا واسطہ ٹیکسوں کی ماہانہ وصولی



مجموعی محاصل میں ہونے والے خاطر خواہ اضافے سے قطع نظر مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبوں کی سرکاری مالیات کے مجموعی توازن میں بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں صوبوں کے مجموعی توازن میں 39.4 فیصد کمی آئی ہے۔

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران تمام صوبوں کی مجموعی محصولاتی وصولیاں 18.1 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 1385.5 ارب روپے رہیں جبکہ گذشتہ برس ان میں 14.4 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.7)۔ محصولاتی

⁸ بلا واسطہ ٹیکسوں کے ملکی ذرائع میں سیلز ٹیکس اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی شامل ہیں۔

مالیاتی صورتحال

جدول 5.7: مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ (جولائی تا دسمبر)			
ارب روپے			
جولائی تا دسمبر			
میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
385.5	326.4	285.2	مجموعی حاصل
284.8	250.6	187.4	وفاقی حاصل میں صوبوں کا حصہ
23.7	22.0	18.2	صوبائی ٹیکس
2.8	2.5	2.0	جائیداد پر ٹیکس
1.6	1.5	1.3	ایکسائز ڈیوٹی
5.0	5.0	5.3	اسٹیپ ڈیوٹی
4.4	3.5	3.9	موتروں پر ٹیکس
9.7	9.4	5.8	دیگر
21.4	24.7	34.2	صوبائی غیر ٹیکس
0.1	0.1	9.8	سود
4.8	0.0	3.3	ہائیزرو ایکٹیوٹیٹی کا منافع
0.8	1.2	1.0	آب پاشی
15.6	23.5	20.2	دیگر
55.7	29.2	45.4	وفاقی قرضے اور منتقلی گرانٹس
5.8	1.8	3.7	قرضے (خالص)
35.5	19.2	16.3	گرانٹس
14.3	8.2	25.4	ترقیاتی اخراجات کے لیے گرانٹ
366.1	294.4	322.4	مجموعی اخراجات
293.2	245.0	218.3	جاری اخراجات
72.9	49.4	104.2	ترقیاتی اخراجات
19.4	32.1	-37.2	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ			

وصولیوں میں خاصے اضافے کا اہم سبب وفاقی حکومت کی جانب سے صوبوں کو ملنے والی گرانٹس میں اضافہ ہے۔ دوسری جانب صوبوں کو تفویض کیے گئے وفاقی ٹیکسوں کی نمو میں کمی ہوئی ہے کیونکہ ایف بی آر کے ٹیکسوں کی نمو میں سست روی کے بعد قابل تقسیم پول میں توسیع کو محدود کر دیا گیا تھا۔

مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبوں کے مجموعی اخراجات میں کافی اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 366.1 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ برس 294.4 ارب روپے کے اخراجات ہوئے تھے۔ مجموعی اخراجات کے بڑھنے کی اہم وجہ ترقیاتی اخراجات میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مجموعی اخراجات میں اچانک اضافے کے نتیجے میں صوبوں کے مجموعی توازن میں کمی ہو گئی اور یہ 19.4 ارب روپے رہ گیا جبکہ مالی سال 09ء کی اسی مدت میں یہ 32.1 ارب روپے تھا۔

صوبہ وار تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں دیگر تین صوبوں کے مجموعی توازن میں فاضل رہا لیکن پنجاب کو خسارہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں اس صوبے کا مجموعی توازن فاضل میں تھا (دیکھئے جدول 5.8)۔ پنجاب حکومت کے مجموعی توازن میں خسارے کی وجوہات میں ممکنہ طور پر ہدف کے بغیر دیا جانے

والا زراعات اور اجناس کی سرگرم خریداری ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبہ سرحد کے مجموعی اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور مجموعی توازن کے فاضل میں تھوڑا سا بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کا سبب زیر جائزہ مدت کے دوران بے گھر افراد کی بحالی اور ریلیف کے لیے صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت سے ملنے والی گرانٹس ہیں۔

5.8 ملکی قرضہ

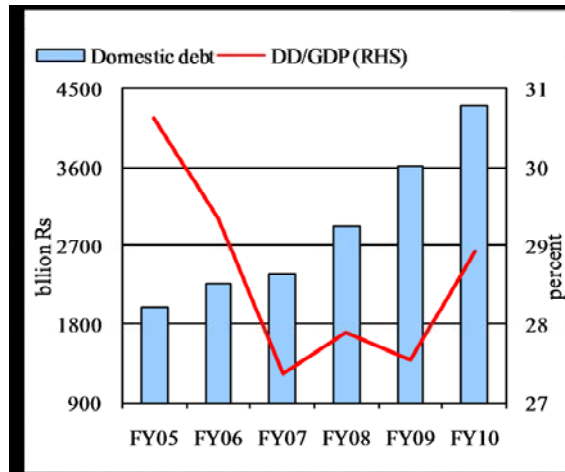
آخر جنوری 2010ء تک ملک کے واجب الادا قرضوں کا حجم بڑھ کر 43 کھرب روپے تک پہنچ گیا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے 10.4 فیصد کے مقابلے میں 11.4 فیصد سال بسال زیادہ ہے۔ مالی سال 04ء تا 09ء کے دوران اس میں 6.4 فیصد کی اوسط نمو ہوئی ہے۔ ملکی قرضوں

جدول 5.8: صوبائی مالیات، جولائی تا دسمبر کے دوران								
ارب روپے								
بلوچستان		سرحد		سندھ		پنجاب		
میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	
39.8	32.8	75.2	43.3	107.9	89.9	162.5	159.8	مجموعی حاصل
20.5	18.5	34.7	31.4	86.6	76.7	143.0	124.0	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
0.4	0.3	1.2	1.1	10.0	10.4	12.1	10.2	صوبائی ٹیکس
0.6	1.0	10.0	2.3	3.3	1.8	7.4	19.7	صوبائی غیر ٹیکس
18.3	13.9	29.3	8.6	8.1	1.0	0.0	6.0	وفاقی قرضے و منتقلیاں / گرانٹس
25.3	22.3	62.1	29.1	103.2	94.0	188.0	148.9	مجموعی اخراجات
23.0	18.2	50.4	23.5	90.6	83.1	141.7	120.2	جاری اخراجات
2.3	4.1	11.7	5.6	12.6	11.0	46.3	28.0	ترقیاتی اخراجات
14.5	10.5	13.0	14.2	4.7	-4.1	-25.5	11.5	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ								

میں تیزی سے اضافے اور نامیہ جی ڈی پی کی نمو میں قدرے سست روی کا نتیجہ ملکی قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے کی صورت میں نکلا جو آخر جنوری مالی سال 10ء تک بڑھ کر 28.5 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 09ء کے دوران اس میں کچھ بحالی دیکھنے میں آئی تھی (دیکھئے شکل 5.7)۔

ملکی قرضوں میں اضافے کا اہم سبب خالص بیرونی مالکاری کے مسائل ہیں کیونکہ (الف) وعدہ کی گئی بیرونی مالکاری کی مد میں توقع سے کم رقوم حاصل ہوئیں (ب) عرصیت مکمل کرنے والے غیر ملکی کرنسی بانڈز پر بیرونی قرضوں کی واپسی میں اضافہ ہو گیا۔

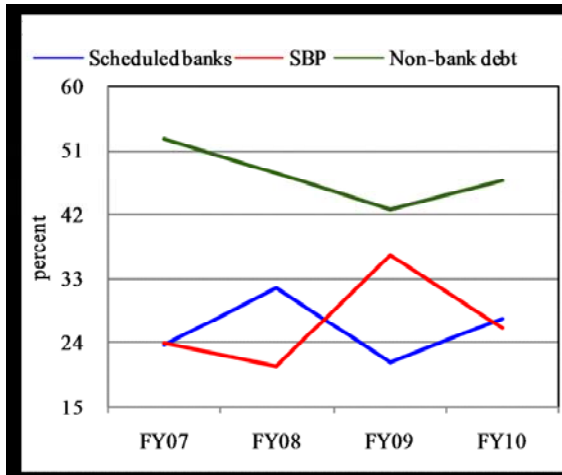
شکل 5.7: واجب الادا ملکی قرضے (آخر جنوری)



ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیش گوئی سے کچھ زیادہ مالیاتی خسارے اور بیرونی مالکاری کے نہ آنے سے بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی ذرائع سے قرضوں پر انحصار میں اضافہ ہو گیا۔ نتیجتاً ملکی قرضوں کی ساخت میں تبدیلی آگئی اور ملک کے مجموعی قرضوں میں جدولی بینکوں وغیر بینک قرضوں کا حصہ خاصا بڑھ گیا۔ غیر بینک ذرائع سے مالکاری، جس کا بڑا حصہ قومی بچت اسکیموں پر مشتمل ہے، مالی سال 10ء کے میزانی تخمینوں

سے کافی حد تک ہم آہنگ رہی۔ آئی ایم ایف سے طے پانے والے ایس بی اے کے تحت مرکزی بینک سے قرض گیری کو محدود کرنے کے باعث زیر جائزہ مدت کے دوران ملکی قرضوں میں جدولی بینکوں کے تناسب میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران جدولی بینکوں سے قرض گیری میں اضافے کے باوجود آخر جنوری 2010ء تک مجموعی ملکی قرضوں میں غیر بینک قرضوں کا حصہ زیادہ بنتا ہے (دیکھئے شکل 5.8)۔

شکل 5.8: مجموعی ملکی قرضوں میں حصہ (آخر جنوری)



جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران واجب الادا مستقل قرضوں میں 10.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ایک سال قبل اس میں 0.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس اضافے کے باوجود آخر جنوری 2010ء تک ملک کے مجموعی قرضوں میں مستقل قرضوں کے حصے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جنوری 2010ء میں مستقل قرضوں کے زمرے میں پہلی بار قابل تجارت قومی بچت بانڈز (این ایس بی) متعارف

کرائے گئے اور حکومت جنوری میں اس سے 3.7 ارب روپے حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ دوسری جانب پی آئی بی نے مستقل قرضوں

ارپ روپے				
م 10ء		م 09ء		
قرضہ (آخر جنوری)	خالص وصولیاں	قرضہ (آخر جنوری)	خالص وصولیاں	
473.7	32.7	399.1	-12.5	پی آئی بی
42.2	14.4	12.5	12.5	اجارہ صکوک
216.7	19.2	183.5	0.7	پرائز بانڈز
3.7	3.7	--	--	قومی بچت بانڈ
10.8	-1.0	13.9	-0.1	دیگر
747.1	69.0	609.0	0.6	کل

میں اپنے بڑے حصے کو برقرار رکھا ہے اور جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران اس میں 32.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس مدت میں 12.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی (دیکھئے جدول 5.9)۔ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران پرائز بانڈز کے ذریعے جمع کی جانے والی رقم میں بھی خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران رواں قرضوں میں 13.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 16.3 فیصد بڑھے تھے۔ رواں قرضوں کی نمویں سست روی کا اہم سبب حکومت کے ذمے واجب الادا مرکزی بینک کے بھاری قرضوں کی واپسی ہے۔ اس کے مقابلے میں جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران کمرشل بینکوں کی ٹی بلز ہولڈنگز میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ جولائی تا جنوری مالی سال 09ء میں

جدول 5.10: قومی بچت اسکیموں کے اہم قرضہ و ذیقہ جات کی خام اور خالص وصولیاں (جولائی تا جنوری)				
ارب روپے				
م 10ء		م 09ء		
خالص	خام	خالص	خام	
-32.2	28.4	-3.6	45.2	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس
44.5	79.4	20.1	128.1	اسٹیشن سیونگ سرٹیفکیٹس
27.1	38.0	13.4	44.6	ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس
35.1	55.6	38.4	257.4	بہود سیونگ سرٹیفکیٹس
27.0	39.0	5.0	36.9	اسٹیشن سیونگ اکاؤنٹس
8.6	105.6	-0.3	174.9	دیگر
110.0	346.1	72.9	687.0	کل

یہ 12.2 فیصد بڑھے تھے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران اضافے کے باوجود حکومت کو آئندہ مہینوں میں کمرشل بینکوں سے فنڈز جمع کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ ٹی بلز کے ذریعے رقوم کے ماہانہ بہاؤ میں کمی کا رجحان ہے۔ ٹی بلز کے ذریعے حاصل ہونے والی رقوم میں بتدریج کمی کی وجوہات میں: (الف) مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نئی شعبے کے قرضوں کی طلب میں اضافہ اور (ب) غیر ادا شدہ قرضوں (این پی ایلز) میں سست روی شامل ہیں۔

جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران غیر فنڈ قرضے 8.7 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 110 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ گزشتہ برس یہ 72.9 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ قومی بچت اسکیموں کے اہم ذیقہ جات کے واجبات میں ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کے سوا اثبات نمونہ کیونکہ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی مد میں 32.4 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی (دیکھئے جدول 5.10)۔

جولائی تا جنوری م 10ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی خام رقوم 346.1 ارب روپے کی سطح پر تھیں جو جولائی تا جنوری مالی سال 09ء میں جمع کی جانے والی رقوم کا نصف بنتی ہیں۔ جولائی تا جنوری مالی سال 09ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی رقوم کے خام بہاؤ میں بھاری اضافے کا سبب سرمایہ کاروں کی جانب سے اپنے فنڈز کو بلند شرح ہائے منافع میں لگانے کی کوششیں تھیں کیونکہ انہیں توقع تھی کہ مالی سال کے دوسرے نصف حصے میں شرح منافع کم ہو جائے گی۔ بلند شرح منافع کے حصول کی خاطر بھاری مقدار میں رقوم نکلائے جانے سے خام وصولیوں میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے جولائی تا جنوری مالی سال 09ء کے دوران خالص وصولیوں میں کمی واقع ہو گئی۔

ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں

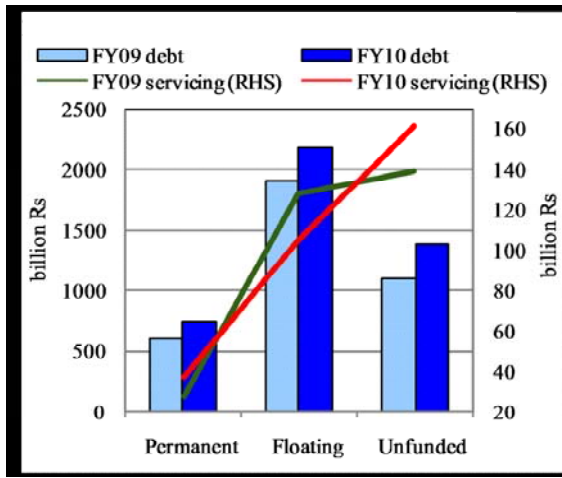
جولائی تا جنوری مالی سال 10ء میں ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں 2.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 15.7 فیصد بڑھی تھیں۔ ملکی قرضوں میں سودی ادائیگیوں کی قدرے سست نمو کا سبب رواں قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں ہونے والی کمی ہے۔

ملکی قرضوں کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران مستقل قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کی اہم وجہ دس سالہ پی آئی بیز پر کی جانے والی سودی ادائیگیاں ہیں جو پی آئی بیز کے مجموعی واجب الادا قرضوں کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہم آہنگ ہے۔ دوسری جانب جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران رواں

مالیاتی صورتحال

قرضوں پر سودی ادائیگیاں 18.2 فیصد کمی کے ساتھ 104.7 ارب روپے ہو گئیں (دیکھئے شکل 5.9)۔ واجب الادا ایم آر ٹی بیز پر سودی ادائیگیاں جولائی تا جنوری مالی سال 09ء کی سطح سے تقریباً ہم آہنگ رہیں۔ تاہم ٹی بلز (نیلامیوں) پر سودی ادائیگیوں میں کمی کی وجہ سے مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں رواں قرضوں پر مجموعی سودی ادائیگیوں میں کمی آگئی۔ اس کی اہم وجہ جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کی دوران بارہ ماہی اور اس سے کم عرصیت کے حامل ٹی بلز میں کمرشل بینکوں کی شرکت کا بڑھنا ہے کیونکہ جولائی تا جنوری مالی سال 09ء کے دوران بینک بارہ ماہی ٹی بلز میں شرکت سے بچکا رہے تھے۔

شکل 5.9: بلکی قرضے کی واپسی (جولائی تا جنوری)



جولائی تا جنوری مالی سال 10ء کے دوران ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کے عرصیت مکمل کرنے والے اسٹاک پر قرضوں کی واپسی کی لاگت 97.7 ارب روپے رہی جو غیر فنڈ قرضوں کی واپسی پر آنے والی مجموعی لاگت کا تقریباً 60.4 فیصد بنتی ہے۔ تاہم یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس پر سودی ادائیگیوں کی رقم کا اخراج کم ہو رہا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس، بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس کے قرضوں کی واپسی کی لاگت میں خاصا

اضافہ ہوا ہے کیونکہ مالی سال 09ء کے دوران ان سرٹیفکیٹس سے حاصل ہونے والا رقم کا بڑا حصہ خاصی بلند شرح سود پر دیا گیا تھا۔